مولانا محمد شہاب الدین ندوی ناظم فرقانیہ اکیڈمی بنگلور، انڈیا

حیاتِ ثانی کا ثبوت

سائنسی نقطہ نظر سے

تمہید | یہ مقالہ راقم سطور کی ایک ضخیم کتاب "قرآن حکیم اور علم نباتات" کا ایک باب ہے جو غیر مطبوعہ ہے اس مضمون میں قیامت کے وقوع پر سائنٹفک نقطۂ نظر سے بحث کرتے ہوئے اس کے اثبات میں نظام فطرت سے علمی دلائل و شواہد پیش کئے گئے ہیں جنہیں قرآن "آیات" اور "آیات اللہ" کہتا ہے۔ وقوع قیامت پر ہر دور میں منکرین و معاندین کو شکوک و شبہات پیش آتے رہے ہیں۔ اور موجودہ سائنسی دور میں تو ملحدین و مادہ پرست اسے ایک شاندار گپ اور بنیاد پرستوں کی ہانک قرار دیتے ہیں)۔ مگر وہ سائنٹیفک نقطۂ نظر سے ایک عقلی اور ممکن الوقوع چیز ہے اور خاص کر دنیائے نباتات اور علم جنین میں اس کی شہادتیں ملتی ہیں۔ اور اس آفاقی صداقت کو جھٹلانے والی کوئی چیز اس کائنات مادی میں موجود نہیں ہے۔

لیس لوقعتها کاذبۃ (سورۂ واقعہ ۲)

توحید اور یوم آخرت | قرآن حکیم میں مظاہر عالم میں غور و خوض کر کے ان میں موجود شدہ اسباق و بصائر سے عبرت حاصل کرنے کی جو تاکید نوعِ انسانی کو کی گئی ہے اس کا اہم ترین مقصد اسلامی عقائد کا اثبات ہے اور اسلامی عقائد میں توحید، رسالت اور معاد (یوم آخرت) کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ان کی حیثیت اساسی عقائد کی سی ہے۔ اور ہر دور میں انسان کو ان ہی تین امور میں شکوک و شبہات پیش آتے رہے ہیں اور ان کے اثبات کے لئے انبیائے کرام کا ورود ہوتا رہا ہے۔ اور موجودہ "سائنسی دور" میں تو گویا اس قسم کی چیزوں کو دقیانوسیت یا "تاریک دور" کی نشانی تصور کیا جاتا ہے۔ گویا کہ موجودہ سائنسی دور میں خدا اور قیامت کا نام لینا کوئی "جرم" یا کسی "دماغی خلل" کا نتیجہ ہے۔ اور بعض مسلم فلاسفہ بھی "معاد جسمانی" کے منکر اور صرف "بقائے نفس" کے قائل نظر آتے ہیں۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ عذاب و ثواب اور تکلیف و راحت وغیرہ سب روحانی ہیں نہ کہ جسمانی[1] کیونکہ ان کے نزدیک "اعادۂ معدوم" ناممکن اور محال ہے

غرض ہر دور کا انسان "معادِ جسمانی" یعنی جسم کو اس کے تمام اجزاء و عناصر سمیت دوبارہ لوٹائے جانے کو عقلی اعتبار سے ناممکن تصور کرتا رہا ہے۔ اور منکرین خدا تو اسے ایک نرالی اور انہونی بات تصور کیا

[1] ملاحظہ ہو الکلام از علامہ شبلی نعمانی ص ۱۵۱۔ مطبوعہ شبلی بک ڈپو لکھنؤ ۱۳۴۰ھ

کرتے تھے۔ جیسا کہ خود قرآنِ حکیم نے مشرکین کے شبہات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے :-

وَقَالُوٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا

وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور (مٹی میں گل سڑ کر) چورا چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے اٹھائے جائیں گے ؟ (بنی اسرائیل ۴۹)

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً

وہ (تعجب سے) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت پر لوٹائے جائیں گے ؟ کیا اس وقت جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو چکے ہوں گے ؟ (نازعات ۱۰، ۱۱)

چونکہ دین و شریعت کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے عقائد کی تنقیح ضروری ہے اور عقائد میں سب سے زیادہ اہمیت توحید، رسالت اور معاد کی ہے۔ اس لئے قرآنِ حکیم میں ان بنیادی عقائد کے اثبات کے لئے سارا زور صرف کر دیا گیا ہے اور ان کے اثبات کے لئے محض عقلی دلائل بیان کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ نظامِ فطرت کے دلائل سے بھی تعرض کیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو اس ڈھنگ سے پیدا کیا ہے کہ یہاں کا ایک ایک ذرہ تک توحید، رسالت اور اثباتِ قیامت کی گواہی دے رہا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس عالمِ رنگ و بو میں غور و خوض سے انتہائی منظم قوانین اور نظم و ضبط کا پتہ چلتا ہے جن میں وحدت پائی جاتی ہے۔ یعنی مختلف اشیا اور ان کے تحیر خیز نظامات مل کر باہم ایک عظیم الشان مشین کا نمونہ پیش کرتے ہیں جو "توحیدِ باری" کی واضح دلیل ہے اور ان قوانین میں انتہائی درجہ حکمتِ بالغہ نظری اور قوتِ ارادی کا پتہ چلتا ہے۔ جو باری تعالیٰ کی ربوبیت کی دلیل ہے۔ بغرض انسان مظاہرِ کائنات، ان کے احوال و کوائف اور ان طبیعی ضوابط میں جس حیثیت سے بھی غور کرے لامحالہ طور پر اس کے سامنے اولین طور پر وجودِ خداوندی اور اس کی وحدت (توحید) کے شواہد سامنے آئیں گے۔ گویا کہ دنیا کی ہر چیز اپنی زبانِ حال سے وحدتِ خداوندی کی شہادت فراہم کر رہی ہے۔ اور یہ سارے دلائل و شواہد قرآن مجید کے بیانات و تصریحات کے عین مطابق ہیں جن سے رسالتِ محمدیؐ کا اعجاز اور اس کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔

اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ تمام مظاہر حیرت انگیز طور پر یومِ آخرت کی بھی گواہی دیتے نظر آتے ہیں خصوصیت کے ساتھ پیڑ پودوں کی حیاتیاتی زندگی میں قیامت کا ثبوت اور اس کی جھلکیاں واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں اور اس اعتبار سے دنیائے نباتات میں توحید، رسالت اور یومِ آخرت کی شہادت پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ لہٰذا اس موقع پر اس سلسلے کے چند اسباق و بصائر اختصار کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ نوعِ انسانی ان پر غور کر کے کلامِ الٰہی کی صداقت و حقانیت کا مشاہدہ کرے جو اس کے لئے ہدایت و راہنمائی کا باعث بن سکتی ہیں۔

قرآن حکیم اور دلائل آفاق چنانچہ قرآن مجید میں جگہ جگہ مختلف مظاہر عالم کا تذکرہ کر کے نوع انسانی کو ان کے طبعی احوال و کوائف میں تفکر و تدبر کرنے اور ان کے حیرت انگیز نظاموں کا کھوج لگانے کی تاکید مختلف پیرایوں میں کی گئی ہے۔ مثلاً پیڑ پودوں کے چند اہم ترین مظاہر کی طرف توجہ مبذول کرانے کے بعد ارشادِ باری ہے:۔

ان فی ذلکم لاٰیٰتٍ لقومٍ یؤمنون ہ

ان میں ایمان لانے والوں کے لئے خدائی نشانات موجود ہیں۔ (انعام ۹۹)

ایک دوسری جگہ نباتات کے مختلف خواص اور ان کے ذائقوں کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:۔

ان فی ذالک لاٰیٰتٍ لقوم یعقلون ہ

اس میں عقل مندوں کے لئے بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ (رعد ۴)

اس قسم کی بہت سی آیتیں ہیں جن کے ذریعے نوع انسانی کو دنیا بھر کی تمام اشیاء میں غور و خوض کر کے ان سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اُن نتائج کی رُو سے خاص کر توحید اور یوم آخرت کا اثبات مقصود ہے۔ مثال کے طور پر اوپر مذکور سورۂ رعد کی آیت کے بعد ارشاد ہے۔

وان تعجب فعجبٌ قولھم ءاذا کنّا تراباً ءانا لفی خلقٍ جدید ہ

اگر تم کو تعجب ہی کرنا ہو تو ان منکرین کا یہ کہنا عجیب معلوم ہوگا کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ (رعد ۵)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نظام کائنات کے سائنٹیفک مطالعہ کے بعد حشر جسمانی یا دوبارہ زندگی کا انکار کرنا قرآن کی نظر میں ایک غیر سائنٹیفک بات ہے۔ بہر حال پچھلے صفحات میں توحیدِ باری کے ثبوت میں کافی سائنٹیفک دلائل پیش کئے جا چکے ہیں۔ اب اس موقع پر یوم آخرت اور "اعادہ جسمانی" کے ثبوت میں بعض دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں، جسے تسلیم کرنے میں منکرین خدا کو بڑا اشکال نظر آتا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلی اور بنیادی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حیوانات کے چند مخصوص عادات و اطوار ہوتے ہیں اسی طرح نباتات کے بھی چند مخصوص "عادات و اطوار" ہوتے ہیں جن کو ہم نباتات کی "سیرتیں" کہہ سکتے ہیں۔ سائنس کی اصطلاح میں ان عادات و اطوار کو "فعلیات" یا فزیالوجی PHYSIOLOGY کہا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ پچھلے مباحث سے واضح ہو گیا نباتات کی یہ "فعلیاتی سرگرمیاں" بظاہر ان کا ایک "خودکارانہ عمل" معلوم ہوتا ہے مگر مادہ پرستانہ نقطۂ نظر سے اس کی تشریح و توجیہہ ممکن نہیں ہو سکتی۔ مادہ

پرست ان کی بند ھی سرگرمیوں کو کسی حیوان یا نبات کی "جبلت" یا اس کی فطرت" کہتے ہیں، گویا کہ وہ ہمیشہ سے موجود ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہر نوع کی الگ الگ جبلت یا فطرت کس طرح وجود میں آئی ؟ تو مادہ پرست اس کی تشریح "نظریۂ ارتقاء" کے ذریعہ کرتے ہیں۔ مگر یہ ایک غیر سائنٹیفک نظریہ بلکہ محض ایک مفروضہ ہے جو ناقابل ثبوت ہے۔

بہر حال نباتات کی سیرتوں میں ایسے بہت سے "مسائل" موجود ہیں جہاں پر مادیت اور فلسفۂ ارتقاء کو ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں، جہاں پر ظاہری اسباب وعلل کی گاڑی نہیں چلتی اور لامحالہ طور پر ایک مسبب الاسباب ہستی کا وجود تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہی وہ مواقع ہیں جن کو قرآن کی اصطلاح میں "آیات" کہا جاتا ہے جن کا دوسرا نام "دلائل آفاق والنفس" بھی ہے۔ یعنی نظام فطرت کے شواہد۔ اور اس اعتبار سے نباتات کی "سیرتوں" یعنی ان کی فعلیاتی "سرگرمیوں" میں نہایت اچھوتے اور حیرت انگیز طور پر حیاتِ ثانی یا وقوعِ قیامت کے دلائل و شواہد بھی ودیعت کر دئے گئے ہیں۔ چنانچہ نباتات کے منظم اور سائنٹیفک مطالعہ کے ذریعہ ہمیں بخوبی مشاہدہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ جسموں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ گویا کہ نباتات ہمارے لئے حیاتِ ثانی کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ مگر انسان نباتات کے اس حیران کن مظاہرہ پر چونک نہیں رہا ہے۔ اور اس پہلو سے آنکھیں بالکل بند کئے ہوئے ہے۔ قرآن حکیم نے چودہ سو سال پہلے اس سلسلے میں جو دعوے کئے تھے اور وقوعِ قیامت پر نباتات کی سیرتوں سے جو استدلال کیا تھا اس کے سائنٹیفک دلائل و شواہد آج علوم سائنس کی ترقی کی بدولت کھل کر ہمارے سامنے آ گئے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر بعض قرآنی بیانات و تصریحات کی روشنی میں علم نباتات BOTANY کے بعض مباحث کا جائزہ لیتے ہوئے اس سلسلے میں چند دلائل و شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

حیاتِ ثانی کے دلائل زیر بحث عظیم الشان آیت (انعام ۹۹) میں حضرت ابن عباسؓ کی تصریح کے مطابق یوم آخرت کے دلائل مذکور ہیں۔

(ان فی ذالکم لآیٰتٍ لقوم یؤمنون) قال ابن عباس: یصدقون أن الذی أخرج ھذا النبات قادرٌ علی ان یحیی الموتیٰ[1]

یعنی جو عظیم ہستی ان نباتات کی خالق ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندگی بخشنے کی بھی قدرت رکھتی ہے واقعہ یہ ہے کہ ان لاکھوں انواع واقسام کے پیڑ پودوں میں سے ہر ایک اپنے محیر العقول نظاموں کی بدولت قدرت خداوندی کا ایک عجیب وغریب "تخلیقی معجزہ" کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ "ظاہری اسباب و

[1] زاد المسیر فی علم التفسیر، ابن جوزی: ۳/۹۶ دمشق ۱۳۸۵ھ

علل" کی رُو سے اس کے بے مثال نظم و ضبط کی توجیہہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہر ایک پیڑ پودا ایک "خارقِ عادت" معجزہ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔ روئے زمین پر لاکھوں قسم کے نباتات پائے جاتے ہیں[1] جن میں سے کچھ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں (مشتبہ) اور کچھ باہم مختلف و متضاد بھی (غیر متشابہ) مگر اس کے باوجود نقاشِ فطرت ہر پیڑ پودے کے "نیچر" کی پوری پوری "حفاظت" کر رہا ہے۔ حتّیٰ کہ ان کا ایک عنصر اور ایک جوہر تک اِدھر سے اُدھر نہیں ہو رہا ہے۔ ہر پیڑ پودا اپنے ہی نوعی خواص کو لے کر اس طرح برآمد ہو رہا ہے کہ اس کے اجزاء و عناصر بالکل نپے تُلے نظر آتے ہیں۔ کیا مجال ہے کہ ایک ایٹم تک اِدھر سے اُدھر ہو جائے۔ اب قابلِ غور بات یہ ہے کہ جو قادرِ مطلق ہر ہر نوع کے پیڑ پودے کو چاہے ان کی تعداد کروڑوں اربوں تک کیوں نہ پہنچ جائے جب ان کے "نوعی خواص" کی کامل دیکھ بھال کر سکتا ہے تو کیا اسی طرح انسانوں کو بھی ان کے متعین "اجزاء و عناصر" عطا کر کے پھر انہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟ اور انہیں منصۂ شہود پر لا نہیں سکتا؟ آخر یہ بات ناممکن کیونکر ہو سکتی ہے؟

اسی بنا پر فرمایا گیا ہے کہ اس کی خلاقیت کا نظارہ کرنا ہو تو قرآن کی تصریح "مشتبہًا و غیر متشابہ" کے مطابق ان نباتات کی "مشابہتوں" اور ان کے "اختلافات" کا جائزہ لو تا کہ تمہیں اس کی وسیع قدرت و ربوبیت کا اندازہ ہو سکے۔ چنانچہ مختلف تفسیروں میں ان الفاظ کی تشریح اس طرح کی گئی ہے۔

۱- بیشتر اقسام کے پھل اور میوے دیکھنے میں تو "ملتے جلتے" معلوم ہوتے ہیں مگر ذائقہ میں "الگ الگ" ہوتے ہیں۔
۲- پتیاں ملتی جلتی اور پھل مختلف۔
۳- بعض باتوں میں ملتے جلتے اور بعض میں مختلف[2]

امام رازیؒ تحریر کرتے ہیں:-

پھلوں کے مختلف طبائع اور ان کے تغیرات افلاک کی تاثیر کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک مدبر اور قادرِ مطلق ہستی کے وجود کا ثبوت پیش کرتے ہیں[3]۔ اور مفسر ابو سعود نے بھی تقریباً یہی بات تحریر کی ہے[4]۔

ان نباتات کی ان سبزیوں سے انسانوں کے "اعادۂ اجسام" پر استدلال یہ ہے کہ جو قادرِ مطلق ہر ہر نوع کے چہرہ مُہرہ، شکل و صورت، رنگ و لون، خواص و طبائع اور اس کے مخصوص اجزاء و عناصر کی کامل نظم و ضبط کے ساتھ اس کی نگرانی کر رہا ہے بلکہ ہر سال موسمِ بہار میں انہی تمام خواص اور

[1] ایک جائزہ کے مطابق چار لاکھ سے زیادہ، دیکھئے ایسموس گائیڈ ٹو سائنس ۲/۳۰۰

[2] تفسیر کبیر امام رازی ۱۳/۱۱۰، تفسیر ابن جوزی ۳/۹۴ [3] تفسیر کبیر ۱۳/۱۱۱ [4] تفسیر ابو سعود ۳/۱۶۷

انہی تمام اجزاء و عناصر کے ساتھ ان کا "اعادہ" بھی کر رہا ہے۔ اس اعتبار سے گویا کہ ہر پیڑ پودا ہر سال اپنے نئے جلووں کے ساتھ "حیاتِ ثانی" یا قیامت کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ اب قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ وہ خدائے برتر جو نباتات کی دنیا میں ہر سال قیامت کا نظارہ دکھا رہا ہو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ انسانوں کو بھی اسی طرح ان کے مخصوص چہروں مہروں، شکل و صورت، رنگ و روپ اور ان کے مخصوص اجزاء و عناصر کے ساتھ دوبارہ نکال کر کھڑا کر دے؟ آخر یہ بات محال یا ناممکن کس طرح ہو سکتی ہے؟

غرض بعض پودے یک سالہ ہوتے ہیں۔ خاص کر اناج کی کھیتیاں، جو ایک فصل دینے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں بعض دو سالہ ہوتے ہیں اور بعض کثیر سالہ مگر جو پیڑ پودے کثیر سالہ ہوتے ہیں ان کے پتے ہر سال پت جھڑ کے موسم میں خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ پھر موسم بہار میں وہ نئے سرے سے نمودار ہوتے ہیں بعض درخت سدا بہار بھی ہوتے ہیں۔ مگر اکثر و بیشتر ہر سال نئی بہار اور "نئی قیامت" کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔

کسی پیڑ پودے میں سبز ذرات جب تک زندہ یا معروفِ عمل رہتے ہیں سبزہ بھی برقرار رہتا ہے مگر جیسے ہی یہ ذرات مر جاتے ہیں سبزہ بھی زائل ہو جاتا ہے اور اس کی شادابی ختم ہو جاتی ہے۔ اس اعتبار سے پتیوں میں موجود سبز ذرات کسی پیڑ پودے کی سرسبزی و شادابی برقرار رکھنے میں بہت بڑا رول ادا کرتے ہیں۔

خلیہ کے عجائب و اسرار جیسا کہ تفصیل گزر چکی تمام حیوانات و نباتات کے اجسام نہایت درجہ ننھے ننھے خانوں (خلیوں) کا مجموعہ ہوتے ہیں جو صرف خوردبین ہی سے نظر آتے ہیں۔ ہر خلیہ میں ایک زندہ متحرک، لیسدار اور چپچپا مادہ بھرا رہتا ہے۔ جسے مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کہا جاتا ہے۔ اور ہر خلیہ پروٹوپلازم کی ایک اکائی (یونٹ) کہلاتا ہے۔ چنانچہ کسی حیوان کے تمام اعضاء خواہ گوشت پوست کا مجموعہ ہوں یا ہڈیوں اور رگوں کا، بال ہوں یا ناخن، دانت ہوں یا آنتیں، سب کے سب انہی خلیوں سے مرکب ہوتے ہیں۔ یہی حال نباتات کا بھی ہے۔ چنانچہ کسی بھی پیڑ یا پودے کی جڑ، تنا، ڈالیاں، شاخیں شگوفے، پھول پھل اور برگ و بار وغیرہ تمام کے تمام انہی خلیوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ اور ایک ایک میں کروڑوں اربوں خلیے ہوتے ہیں۔ جس طرح کوئی عمارت اینٹوں سے تیار ہوتی ہے اسی طرح حیوانات و نباتات کی تعمیر خلیوں سے ہوتی ہے۔ اور ہر خلیہ اپنی جگہ پر ایک ایسا کارخانہ ہے جس میں مختلف قسم کا عمل اور ردِ عمل ہوتا رہتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

پیلو کی بازیافت

مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک

پیلو کے مؤثر اور مجرّب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبّی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔

پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیقِ جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرّب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط، دانت صاف

قولِ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو - پاکستان کی تعمیر کرو

Adarts-HTP-3/85